شبلی نعمانی

خلافت فاروقی

عام الرّمادہ کہتے ہیں جس کو عرب میں لوگ
عہد خلافتِ عُمری کا وہ سال تھا
اُس سال قحط عام تھا ایسا کہ ملک میں
لوگوں کو بھوک پیاس سے جینا محال تھا
پانی کی ایک بوند نہ ٹپکی تھی ابر سے
ہر خاص و عام سخت پراگندہ حال تھا
اعراب کی بسر حشرات زمیں پہ تھی
سب اُٹھ گیا جو فرقِ حرام و حلال تھا
تشویش سب سے بڑھ کے جناب عمر کو تھی
ہر دم اِسی فکر ، اِسی کا خیال تھا
تدبیر لاکھ کی تھی مگر رُک سکا نہ قحط
گو انتظامِ ملک میں اُن کو کمال تھا
معمول تھا جناب عمر کا کہ متصل
کرتے تھے گشت رات کو سونا محال تھا

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

اِک دن کا واقعہ ہے کہ پہنچے جو دشت میں
کوسوں تلک زمین پہ خیموں کا جال تھا
بچے کئی تھے ایک ضعیفہ کی گود میں!
جن میں کوئی بڑا تھا، کوئی خُرد سال تھا
دیکھا جو اُس کو یہ کہ پکاتی ہے کوئی چیز
جاتا رہا جو طبعِ حزیں پر ملال تھا
سمجھے کہ اب وہ ملک کی حالت نہیں رہی
کم ہو چلا ہے قحط کا جو اشتعال تھا
پوچھا خود اُس سے جا کے تو رونے لگی کہ آہ
کیا آپ کو غذا کا بھی یاں احتمال تھا
بچے یہ تین دن سے تڑپتے ہیں خاک پر
میں کیا کہوں زبان سے جو اِن کا حال تھا
مجبور ہو کے اُن کے بہلنے کے واسطے
پانی چڑھا دیا ہے، یہ اُس کا اُبال تھا
ان سے یہ کہہ دیا ہے کہ اب مطمئن رہو
کھانا یہ پک رہا ہے، اسی کا خیال تھا
بے اختیار رونے لگے حضرت عمر
بولے کہ یہ مرے ہی کیے کا وبال تھا
جو کچھ کہ ہے یہ سب ہے میری شامت عمل
از بس گناہ گار مرا بال بال تھا
بازار جائے لائے سب اسباب آب و نان
جو زخم قحط کا سبب اندمال تھا

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

چولہے کے پاس بیٹھ کے خود پھونکتے تھے آگ
چہرہ تمام آگ کی گرمی سے لال تھا
بچوں نے پیٹ بھر کے جو کھایا تو کھل اٹھے
ایک ایک اب تو فرطِ خوشی سے نہال تھا
تھی وہ زنِ ضعیف سراپا زبان شکر
یاں حضرت عمر کو وہی انفعال تھا
عہدہ عمر کو یہ جو ملا تجھ سے چھین کر
جو کچھ گزر رہا ہے یہ اُس کا وبال تھا

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com